از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف یو۔پی۔

بنام

شریمتی نوری ال فاضل نورجہان ودیگراں

تاریخ فیصلہ:26مارچ،1996

[ایم کے مکھرجی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

تعزیراتِ ہند،1860:

دفعات 147، 148، 149/302اور 511/201۔

کے تحت اثباتِ جُرم-کی جوازیت۔

ثبوت-فوجداری مقدمہ-چشم دید گواہ-شواہد کی تجزیہ اور تشخیص-کے لیے اصول-قیاس آرائیوں اور خیالی اندازے سے بچنے کا عدالت کا فرض۔

جواب دہندگان N، I، R اور B پر تعزیراتِ ہند 1860 کی دفعات 147، 148، 149/302اور 511/201 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے کسی نامعلوم شخص کے ساتھ مل کرR کو چاقوؤں اور لاٹھیوں سے قتل کیا۔ استغاثہ کا مؤقف تھا کہ متوفیR مورخہ 25.2.1975 کو صبح10:30 بجے اپنے ٹیوب ویل پر گیا تاکہ اسے ایک مکینک، گواہ استغاثہ 2کے ذریعے مرمت کروائے،۔جب وہ دوپہر 2بج کر30 منٹ تک دوپہر کا کھانا کھانے کے لیے گھر نہیں آیا تو اس کا بھتیجا گواہ استغاثہ-1 اپنے چچا کو کھانے کے لیے بلانے گیا۔جب وہ دونوں واپس آرہے تھے تو مدعا علیہ N نے متوفی کو راستے میں روک دیا اور اس سے بات کرنے لگا۔اسی دوران تین دیگر مدعا علیہان دونامعلوم افراد کے ساتھ چاقو اور لاٹھیوں سے لیس ہو کر آئے اور متوفی پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔جب متوفی پر حملہ کیا جارہا تھا، مدعا علیہ N کھڑا تھا۔گواہ استغاثہ-2 جس نے متوفی کا پیچھا کیا اور گواہ استغاثہ-1 جلد ہی موقع پر پہنچا اور واقعہ دیکھا۔اس کے بعد N واقعہ کی جگہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے چلا گیا جب کہ دیگر تین جواب دہندگان نے لاش کو گھسیٹ کر باغ کی طرف لے گئے اور اسے گڑھے میں پھینک دیا۔

استغاثہ کے ذریعے جانچ پڑتال کیے گئے نو گواہوں میں سے گواہ استغاثہان-1، 2 اور 3 چشم دید گواہ تھے۔ گواہ استغاثہ-1 اس واقعے کا گواہ تھا کیونکہ وہ متوفی کے ساتھ تھا۔ گواہ استغاثہ-2 کا ثبوت یہ تھا کہ ٹیوب ویل کی مرمت کے بعد جب وہ گھر واپس آ رہا تھا تو اس نے گواہ استغاثہ-1 کی چیخیں سنیں اور جائے وقوع پر پہنچ کر دیکھا کہ متوفی نیچے گر گیا تھا اور B، I اور R متوفی پر چاقو سے حملہ کر رہے تھے۔

تین چشم دید گواہوں کی گواہی پر انحصار کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ استغاثہ معقول شک سے بالاتر الزامات قائم کرنے میں کامیاب رہا ہے اور اسی کے مطابق تمام ملزموں کو مجرم قرار دے کر سزا سنائی گئی ہے۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ (1) یہ ثابت نہیں ہوا کہ قتلِ عمد تین گواہوں نے دیکھا تھا۔ (2) گواہ استغاثہ-2 گواہ استغاثہ-1 اور متوفی کے ساتھ بیک وقت جائے وقوع پر نہیں پہنچ سکتا تھا کیونکہ اسے ایک بولٹ کسنا تھا اور ٹیوب ویل کو بند کرنا تھا جس میں کم از کم پانچ منٹ لگتے تھے۔ اور (3) گواہ استغاثہ-3 واقع جگہ سے N کو واضح طور پر نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اس عدالت میں اس سوال پر اپیل میں کہ آیا تینوں چشم دید گواہوں کی گواہی قابل اعتماد تھی:

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. جہاں تک مدعا علیہ N کا تعلق ہے، عدالت عالیہ کے ذریعے حکم بر اَت کی تصدیق ہوتی ہے۔ دوسرے ملزموں کے ساتھ N کی کسی پیشگی اجلاس کی نشاندہی کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس واقعے کے ساتھ کسی بھی طرح سے N کو شامل کرنے کے لیے کوئی مواد موجود ہے۔ N کو متوفی کے حملے میں کوئی کردار تفویض نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا، N کو بری کرنے کے حکم میں مداخلت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن دیگر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

ملزموں کے سلسلے میں حکم بر أت کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور ان کی اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

2. چشم دید گواہوں کے شواہد کا جائزہ لیتے اور ان کا جائزہ لیتے وقت عدالت کو دو اصولوں پر عمل کرنا چاہیے، یعنی آیا مقدمے کے حالات میں چشم دید گواہ کا جائے وقوعہ پر موجود ہونا ممکن تھا اور کیا کوئی ایسی چیز ہے جو فطری طور پر ناممکن یا ناقابل اعتماد ہے۔عدالت عالیہ مذکورہ بالا اصولوں کا مشاہدہ کرنے میں ناکام رہی ہے اور درحقیقت اس نے ان شواہد کی غلط تعریف کی ہے جس کی وجہ سے انصاف کی سنگین خرابی ہوئی ہے۔گواہ کی اعتمادیت کا فیصلہ اس کے ثبوت کا حوالہ دے کر اور یہ معلوم کر کے کیا جانا چاہیے کہ اس نے جرح میں کس طرح کام کیا اور مقدمے کے دوسرے تناظر میں لیے گئے اس کے ثبوت سے کیا تاثر پیدا ہوتا ہے نہ کہ قیاس آرائی اور خیالی اندازے کے دائرے میں داخل ہو کر۔

3. گواہ استغاثہان 1، 2 اور 3 کے ثبوت ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں جہاں تک واقعہ کی جگہ، حملے کا انداز، ملزم افراد کے ذریعہ استعمال ہونے والے حملے کا ہتھیار، متوفی کی لاش کو گھسیٹنے کی حقیقت کا تعلق ہے۔ان کی گواہی کا مواخذہ کرنے کے لیے ان کے جرح میں کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔ان کے شواہد طبی شواہد کی مکمل تصدیق کرتے ہیں۔یہ نتیجہ ناقابل تسخیر ہے کہ گواہ استغاثہان 1، 2 اور 3 کے مادی تفصیلات کے شواہد کو عدالت عالیہ نے قیاس آرائی زائد خیالی اندازے کے دائرے میں داخل ہوتے ہوئے ثبوت پر مزید خاص طور پر بنیادی استغاثہ مقدمے سے متعلق شواہد پر بحث کیے بغیر خارج کر دیا ہے۔معاملے کے اس تناظر میں ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ استغاثہ ملزم افراد کے خلاف الزام ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے اور عدالت عالیہ نے تینوں مدعاعلیہان کو بری کرنے میں غلطی کی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 183، سال 1986۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

فوجداری اپیل نمبر 55، سال 1978 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 15.7.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پرمود سوروپ، مس پرینا سوروپ اور اے ایس پنڈھیر۔

جواب دہندگان کے لیے رنجیت کمار۔

عدالت کا فیصلہ جی بی پٹنائک، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کی منظوری کے ذریعے یہ اپیل فوجداری اپیل نمبر 55، سال 1978 میں الہ آباد عدالت عالیہ، لکھنؤ بنچ کے ذریعے حکم برأت کے خلاف ہدایت کی گئی ہے۔

چاروں مدعا علیہان پر تعزیرات ہند کی دفعہ 147، 148، 149/302 اور 511/201 کے تحت اس الزام پر مقدمہ چلایا گیا کہ انہوں نے کچھ نامعلوم افراد کے ساتھ مل کر متوفی بچن شاہ پر چاقوؤں اور لاٹھیوں سے بے رحمی سے حملہ کیا اور اس کے بعد متوفی کی سائیکل لی اور متوفی کی لاش کو قریبی باغ میں گھسیٹ کر لے گئے اور اسے گڑھے میں چھوڑ دیا اور جائے وقوع سے فرار ہو گئے۔ فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے 4 مدعا علیہان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 147 اور 304 کے تحت مجرم قرار دیا اور مزید مدعا علیہان اندر دت، رگھوراج اور بکرم کو تعزیرات ہند کی دفعہ 148، 302 اور 1 کے تحت مجرم قرار دیا۔ تاہم مدعا علیہ نوری کو اس کے خلاف دفعہ 511/201 کے تحت الزام سے بری کر دیا گیا۔ ان سب کو دفعہ 149/302 کے تحت عمر قید کی سزا سنائی گئی اور مدعا علیہ نوری کو دفعہ 147 کے تحت مزید ایک سال قید کی سزا سنائی گئی اور باقی 3 مدعا علیہان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 148 کے تحت اور تعزیرات ہند کی دفعہ 511/201 کے تحت ایک سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے بعد مدعا علیہان نے اپیل دائر کی اور عدالت عالیہ نے ان سب کو ان کے خلاف لگائے گئے الزامات سے بری کر دیا اور اسی لیے یہ موجودہ اپیل۔

استغاثہ کا مختصر مؤقف یہ ہے کہ متوفی رام بھروسے عرف بچن شاہ 25 فروری 1975 کو صبح 10:30 بجے اپنے ٹیوب ویل پر گیا تاکہ اسے مکینک لطا ملاہ (استغاثہ گواہ نمبر 2) کے ذریعے مرمت کروا سکے۔ چونکہ وہ دوپہر 2 بج کر 30 منٹ تک دوپہر کا کھانا کھانے کے لیے گھر نہیں آیا۔ اس کا بھتیجا اقبال نارائن گواہ استغاثہ 1 اپنے چچا کو کھانے کے لیے بلانے گیا۔ جب وہ دونوں واپس آ رہے تھے تو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعا نوری نے متوفی کو راستے میں روک دیا اور اس سے بات کرنے لگی۔ اسی دوران، اور تین دیگر مدعا علیہان دو نامعلوم افراد کے ساتھ چاقو اور لاٹھیوں سے لیس ہو کر آئے اور متوفی پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ جب متوفی پر حملہ کیا جا رہا تھا، مدعا علیہ نوری کھڑا تھا۔ متوفی کا پیچھا کرنے والے گواہ استغاثہ 2 اور گواہ استغاثہ 1 جلد ہی موقع پر پہنچے اور واقعہ دیکھا۔ اس کے بعد نوری جائے وقوع سے چلی گئی۔ باقی تین جواب دہندگان متوفی پر بے رحمی سے حملہ کرنے کے بعد لاش کو باغ کی طرف گھسیٹ کر گڑھے میں پھینک کر وہاں سے چلے گئے۔ مخبر اقبال نارائن گواہ استغاثہ 1 نے ایک تحریری رپورٹ تیار کی اور اسے شام 4 بج کر 30 منٹ پر لونی کٹرا پولیس اسٹیشن میں درج کرایا۔ موصولہ رپورٹ کو ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے طور پر لیا گیا، جس پر استغاثہ گواہ نمبر 7 نے مقدمہ درج کیا اور تفتیش شروع کی ۔ جائے وقوعہ پر پہنچنے پر اس نے تفتیش کی اور پھر ملزم افراد کی تلاش کے لیے ایک اور افسر کو بھیجا لیکن ملزم افراد نہیں ملے۔ اس کے بعد ڈاگ اسکواڈ سراغ لگانے کے لیے گیا لیکن دو نامعلوم افراد اور مذکورہ کتا ملزم رگھو راج کے دروازے تک گیا جو بند پایا گیا۔ لاش کو پوسٹ مارٹم معائنے کے لیے بھیج دیا گیا۔ تفتیشی افسر نے مجرمانہ اشیاء کو ضبط کر کے کیمیائی جانچ کے لیے بھیج دیا۔ گواہوں سے دفعہ 161 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت پوچھ گچھ کی گئی۔ آخر کار تفتیش مکمل ہونے پر فرد جُرم دائر کی گئی۔ ارتکاب ہونے پر مدعا علیہان اپنے مقدمے کی سماعت میں کھڑے ہو گئے۔ دفاع کی درخواست انکار کی ہے۔ استغاثہ نے 9 گواہوں سے پوچھ گچھ کی جن میں سے گواہ استغاثہان 1، 2 اور 3 واقعے کے چشم دید گواہ ہیں۔ گواہ استغاثہ، 6 وہ ڈاکٹر ہے جس نے متوفی کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ گواہ استغاثہ 4. تفتیش کا گواہ ہونے کے ساتھ ساتھ تفتیش کے دوران کی گئی بعض ضبطی کا گواہ بھی ہوتا ہے۔ گواہ استغاثہ 5 وہ کانسٹیبل ہے جو لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانے لے گیا۔ گواہ استغاثہ 7 وہ پولیس افسر ہے جس نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی ہے اور جرم کی تفتیش کی ہے۔ گواہ استغاثہ 8 ایک کانسٹیبل اور رسمی گواہ ہے۔ گواہ استغاثہ 9 ہیڈ کانسٹیبل ہے جس نے تحریری رپورٹ موصول ہونے پر پولیس اسٹیشن میں کچھ اندراجات کیے تھے۔ استغاثہ نے کئی دستاویزی شہادت بھی ثابت کیے جن میں نمائش 26 ابتدائی اطلاعی رپورٹ ہے، نمائش 9 متوفی کی پوسٹ مارٹم رپورٹ ہے، نمائش 40 کیمیائی معائنہ کار کی رپورٹ ہے اور نمائش 39' مصلیات داں کی رپورٹ' ہے۔ دفاع نے گواہ مدعا علیہ 1 کے طور پر ایک گواہ سے بھی پوچھ گچھ کی۔ فاضل ایڈیشنل سیشن جج ریکارڈ پر موجود تمام مواد کی جانچ پڑتال پر اس نتیجے پر پہنچے، زیادہ تر 3 گواہوں گواہ استغاثہان 1، 2 اور 3 کے شواہد پر انحصار کرتے ہوئے، کہ استغاثہ معقول شک سے بالاتر الزامات قائم کرنے میں کامیاب رہا ہے اور اسی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے مطابق مجرم قرار دیا گیا اور ملزم افراد کو سزا سنائی گئی جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔ ملزم جواب دہندگان کی اپیل پر عدالت عالیہ نے اگرچہ استغاثہ کی اس کہانی کو قبول کر لیا کہ متوفی کو گلیار میں قتلِ عمد کیا گیا تھا اور اس کی لاش کو اس گڑھے میں منتقل کر دیا گیا تھا جہاں اسے پھینک دیا گیا تھا لیکن اس نے کہا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ مذکورہ قتلِ عمد مبینہ گواہوں یعنی گواہ استغاثہ 1، 2 اور 3 نے دیکھا تھا اور اس لیے اس امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا کہ متوفی کو دیگران نے قتلِ عمد کیا تھا اور اپیل گزاروں کو محض شکوک و شبہات یا انتقام کی بنا پر پھنسایا گیا تھا۔ اس نتیجے کے ساتھ عدالت عالیہ نے فاضل ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے دی گئی اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا اور ملزم مدعا علیہان کو بری کر دیا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل، مسٹر پرمود سوروپ نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ کی طرف سے استغاثہ کی کہانی کو خارج کرنے اور گواہ استغاثہان کی 3 گواہوں کو زبانی گواہی پر یقین نہ کرنے میں دی گئی وجوہات قانون میں مکمل طور پر غیر مستحکم ہیں اور اس کے نتیجے میں حکم بر اَت خراب ہے۔ ماہر وکیل نے یہ بھی دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے تحقیقات میں کچھ کمزوریوں کی بنیاد پر استغاثہ کے مقدمے کو خارج کرنے میں قانونی طور پر مکمل غلطی کی ہے اور اس کے نتیجے میں جواب دہندگان کو بری کرنے کا حکم دے کر انصاف کی سنگین غلطی ہوئی ہے۔ تاہم، اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے منصفانہ طور پر کہا کہ جہاں تک مدعا علیہ نوری کا تعلق ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے اس کی بری ہونے کے فیصلے پر حملہ کرنا مشکل ہو گا۔ دوسری طرف مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے وکیل رنجیت کمار نے کہا کہ گواہ استغاثہان کی ثابت دشمنی اور ان کے شواہد میں مجموعی کمزوریوں کے پیش نظر، عدالت عالیہ استغاثہ کے مقدمے کو خارج کرنے میں مکمل طور پر جائز تھی۔ مسٹر رنجیت کمار کے مطابق اگرچہ استغاثہ کا مقدمہ جہاں تک رام بھروسے کی موت کا تعلق ہے سچ ہے لیکن استغاثہ کا مقدمہ جیسا کہ گواہوں گواہ استغاثہان 1 سے 3 کے بذریعے سامنے آیا اور جس طریقے سے موت واقع ہوئی وہ سچ نہیں ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کے بذریعے حکم بر اَت میں اس عدالت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔

فریقین کے حریف موقف کے پیش نظر غور کے لیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا گواہ استغاثہان 1 سے 3 کے ثبوت کو عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ بنیادوں پر خارج کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ان تینوں گواہوں کے شواہد کی جانچ پڑتال سے پہلے استغاثہ کے مقدمے کو خارج کرنے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت عالیہ کی طرف سے پیش کردہ استدلال کی درستگی کی جانچ کرنا مناسب ہوگا۔ لیکن ایسا کرنے سے پہلے ہم پہلے مدعا علیہ نوری کے خلاف مقدمہ ترتیب دے سکتے ہیں۔ نوری کے خلاف واحد ثبوت یہ تھا کہ جب متوفی اور گواہ استغاثہ 1 آرہے تھے تو اس نے انہیں راستے میں روک دیا اور متوفی سے بات کی اور اس وقت دوسرے ملزم افراد آئے اور متوفی پر حملہ کیا۔ دیگر ملزموں کے ساتھ نوری کی کسی بھی پیشگی اجلاس کی نشاندہی کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی مواد موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس واقعے میں نوری کو کسی بھی طرح سے شامل کرنے کے لیے کوئی مواد موجود ہے۔ موری کو متوفی کے حملے میں کوئی کردار نہیں سونپا گیا ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں عدالت عالیہ کی طرف سے مدعا علیہ نوری کو حکم برأت میں اس عدالت کی طرف سے مداخلت نہیں کی جا سکتی۔

عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ گواہ استغاثہ 2 گواہ استغاثہ 1 اور متوفی کے ساتھ بیک وقت جائے وقوع پر نہیں پہنچ سکتا تھا کیونکہ اسے ایک بولٹ کسنا تھا اور ٹیوب ویل کو بند کرنا تھا جس میں کم از کم پانچ منٹ لگتے۔ یہ نہ تو گواہ استغاثہ 1 کا ثبوت ہے کہ گواہ استغاثہ 2 ان کے ساتھ جائے وقوع پر آیا تھا اور نہ ہی گواہ استغاثہ 2 کا ثبوت ہے کہ وہ متوفی اور گواہ استغاثہ 1 کے ساتھ تھا۔ دوسری طرف گواہ استغاثہ 2 کا ثبوت یہ ہے کہ متوفی اور گواہ استغاثہ 1 کے ٹیوب ویل چھوڑنے کے بعد گواہ استغاثہ 2 نے بولٹ بند کر کے گھر کے لیے روانہ ہو گیا اور جب وہ جائے وقوع سے 100 قدم کے فاصلے پر تھا تو اس نے گواہ استغاثہ 1 کی چیخیں سنیں اور پھر وہ بھاگا اور جائے وقوع پر پہنچ کر دیکھا کہ متوفی نیچے گر گیا ہے اور تین مدعا علیہان، اندر دت، وکرم اور رگھوراج متوفی پر چاقوؤں سے حملہ کر رہے تھے۔ لہٰذا، عدالت عالیہ کا نتیجہ پیشگی گواہوں 1 اور 1 کے شواہد کو مکمل طور پر غلط طریقے سے پڑھنے پر مبنی ہے۔ 2. عدالت عالیہ نے تحقیقات پر تبصرہ کیا ہے کہ اس حقیقت کی تحقیقات کیوں نہیں کی گئی کہ آیا گواہ استغاثہ 2 ٹیوب ویل کی مرمت کے کام میں بالکل بھی مصروف تھا۔ ہماری سمجھی ہوئی رائے میں یہ مکمل طور پر ناقابل قبول نقطہ نظر ہے اور ثبوت گواہ استغاثہ 2 کی تعریف کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے گواہ استغاثہ 2 کے ثبوت پر اس بنیاد پر تبصرہ کیا تھا کہ ایک جگہ اس نے کہا کہ اسے تفتیشی افسر نے غروب آفتاب کے وقت بلایا تھا جبکہ دوسری جگہ اس نے کہا کہ اسے تفتیشی افسر نے رات کو بلایا تھا اور اس سلسلے میں عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ گواہ استغاثہ 2 کو واقعے کا گواہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ہم عدالت عالیہ کے اس استدلال کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اصل واقعے کے حوالے سے گواہ کی گواہی پر اپنے ارادے کو مرکوز کرنے کے بجائے عدالت عالیہ نے دائرے کے گرد چکر لگایا ہے اور جہاں تک واقعے کا تعلق ہے کسی بھی چیز پر بحث کیے بغیر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گواہی کو خارج کر دیا ہے اور ہمارے خیال میں غلطی سے۔ جہاں تک گواہ استغاثہ 3 کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے گواہ استغاثہ 2 کے ثبوت کے ساتھ اس کے ثبوت کا موازنہ کرکے اس کی گواہی کو خارج کر دیا اور اس نتیجے پر پہنچنے پر کہ وہ نوری کو جائے وقوع سے واضح طور پر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ شواہد کی تعریف کرنے میں عدالت عالیہ کا نقطہ نظر کافی ناقص رہا ہے اور عدالت عالیہ کی طرف سے بنیادی استغاثہ کے مقدمے پر بحث کرنے میں کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ گواہ استغاثہ 3 کے ثبوت سے اعتماد پیدا نہیں ہوتا ہے، اس کے ثبوت پر بحث کیے بغیر ایک غلط نتیجہ ہے اور مذکورہ نتیجہ قانون میں مکمل طور پر غیر مستحکم ہے۔ طبی شہادت کے تجزیے کے بعد، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ عینی ثبوت کو مکمل تائید اور تصدیق طبی شہادت سے حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن ہم عدالت عالیہ کے اس نتیجے کو بھی برقرار رکھنے میں ناکام ہیں۔ ڈاکٹر، استغاثہ گواہ 6، جس نے پوسٹ مارٹم معائنہ کیا، نے متوفی کے جسم کے مختلف حصوں پر 9 چھیدنے والے زخم، 3 چاقو یا مقراض سے بنی چوٹیں، ایک پھٹی ہوئی جِلد والی چوٹ اور 3 رگڑ کے نشانات پائے۔ عدالت عالیہ نے استغاثہ کے مؤقف کو تسلیم کیا کہ چھیدنے والے زخم اور چاقو یا تیز دھار آلے سے بنی چوٹیں چاقو سے لگ سکتی ہیں، لیکن چونکہ پھٹی ہوئی جِلد والی چوٹ، جو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان 3 سینٹی میٹر × 2 سینٹی میٹر کی پیمائش کی گئی، چاقو سے نہیں لگ سکتی تھی، اس لیے عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ طبی شہادت عینی گواہی کی تائید نہیں کرتی۔ ہمیں اس نتیجے کو برقرار رکھنا مشکل لگتا ہے۔ تحقیقات پر تبصرہ کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ یہ داغ سے پاک نہیں ہے۔ مذکورہ نتیجہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ کتے کو دھوتی کے ٹکڑے کے بجائے متوفی کی سائیکل کی بو کیوں دی گئی جو مبینہ طور پر درخت سے پھنس گیا تھا۔ مزید استدلال یہ ہے کہ متوفی کو گھسیٹنے اور لاش کو گڑھے میں پھینکنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر ایک بار پھر، عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ متوفی کی سائیکل کو متوفی کے علاوہ اکیلے نوری نے چھوا تھا پھر کس طرح کتا سائیکل کو سونگھنے کے بعد رگھوراج کے گھر کی طرف بڑھا۔ ہماری نظر میں عدالت عالیہ کی طرف سے پائی جانے والی مبینہ کمزوریوں کو نہ تو تحقیقات کو داغدار کرنے کے لیے کافی قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے استغاثہ کے مقدمے کو بدنام کرنے کے لیے مد نظر رکھا جا سکتا ہے۔

عدالت عالیہ نے ملزموں کو شواہد کی تعریف پر بری کر دیا ہے، ہم نے خود گواہ استغاثہان 1، 2 اور 3 کے شواہد کی جانچ پڑتال کی ہے۔ یہ نتیجہ ناقابل تسخیر ہے کہ مادی تفصیلات پر ان کے شواہد کو عدالت عالیہ نے قیاس آرائی زائد خیالی قیاس آرائیوں کے دائرے میں داخل ہوتے ہوئے ثبوت پر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مزید خاص طور پر بنیادی استغاثہ کے مقدمے سے متعلق شواہد پر بحث کیے بغیر خارج کر دیا ہے۔ چشم دید گواہوں کے شواہد کا جائزہ لیتے اور ان کا جائزہ لیتے وقت عدالت کو دو اصولوں پر عمل کرنا چاہیے، یعنی آیا مقدمے کے حالات میں چشم دید گواہ کا جائے وقوعہ پر موجود ہونا ممکن تھا اور کیا کوئی ایسی چیز ہے جو فطری طور پر ناممکن یا ناقابل اعتماد ہے۔ عدالت عالیہ اپنی رائے میں مذکورہ اصول پر عمل کرنے میں ناکام رہی ہے اور درحقیقت اس نے ان شواہد کی غلط تعریف کی ہے جس کی وجہ سے انصاف کی سنگین خرابی ہوئی ہے۔ گواہ کی اعتمادیت کا فیصلہ اس کے آر ثبوت کا حوالہ دے کر اور یہ معلوم کر کے کیا جانا چاہیے کہ اس نے جرح میں کس طرح کام کیا ہے اور کیس کے دوسرے تناظر میں لیے گئے اس کے ثبوت سے کیا تاثر پیدا ہوتا ہے نہ کہ قیاس آرائی اور خیالی اندازے کے دائرے میں داخل ہو کر۔ گواہ استغاثہان 1، 2 اور 3 کے شواہد کی جانچ پڑتال کرنے پر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ جائے وقوع، حملے کے انداز، ملزم افراد کے ذریعے استعمال کیے جانے والے حملے کے ہتھیار، متوفی کی لاش کو گھسیٹنے کی حقیقت کے حوالے سے ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جگہ سے باغ تک اور ان کی گواہی کو مواخذے میں لانے کے لیے ان کے جرح میں کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔ مذکورہ بالا زبانی ثبوت طبی ثبوت کی مکمل تصدیق کرتے ہیں۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں ہم بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ استغاثہ ملزم افراد کے خلاف الزام ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے اور عدالت عالیہ نے تین مدعا علیہان اندر دت، رگھو راج اور بکرم کو بری کرنے میں غلطی کی ہے۔ مذکورہ احاطے میں عدالت عالیہ کی طرف سے جہاں تک مدعا علیہ نوری کا تعلق ہے حکم بر اَت کی تصدیق ہوتی ہے لیکن اب تک ملزم اندر دت کو حکم بر اَت کی تصدیق ہوتی ہے۔ رگھو راج اور بکرم کا تعلق ہے کہ ان کی اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور فاضل ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے منظور کردہ اثباتِ جُرموں کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔ مدعا علیہان اندر دت، رگھو راج اور بکرم کو سزا کی بقایا مدت پوری کرنے کے لیے ہتھیار ڈالنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ ان کے ضمانت کے بانڈ منسوخ کر دیے گئے ہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document